بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ تبوک کے تناظر میں سیرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28/ نومبر 2025ء (۲۸ / نبوت ۱۴۰۴ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشۡهَدُ أَنۡ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ أَمَّا بَعۡدُ فَأَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تبوک کے سفر کی مزید تفصیلات جو ملتی ہیں وہ آج بیان کروں گا۔ گذشتہ خطبات میں بیان ہو چکا ہے کہ بعض منافقین نے غزوہ پر جانے سے انکار کیا تھا اور مختلف عُذر بیان کیے تھے۔ لیکن مدینہ تشریف آوری کے بعد بھی منافقین کے ساتھ نہ جانے پر عُذر اور بہانوں کا ذکر ملتا ہے۔ بلکہ قرآنِ شریف میں بھی اِس کا ذکر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت تھی کہ جب سفر سے مدینہ واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں پہنچ کر دو رکعت نماز ادا کرتے۔ چنانچہ نوافل سے فارغ ہو کر آپؐ مسجد میں ہی تشریف فرما ہو گئے۔ اور لوگ آپؐ کی ملاقات اور زیارت کے لیے حاضر ہونے لگے۔ اسی طرح وہ لوگ جو اپنی کمزوریٔ ایمان اور نفاق کی وجہ سے ساتھ نہیں گئے تھے وہ بھی آنے لگے۔ سیرت نگار لکھتے ہیں کہ یہ لوگ تقریباً اَسّی تھے لیکن بعض روایات کے مطابق اس سے بھی زیادہ لوگ تھے۔ رسول اللہؐ نے اُن سے اُن کے ظاہری عُذر مان لیے اور اُن سے بیعت لی اور اُن کے لیے مغفرت کی دعا کی اور اُن کا اندرونہ اللہ کے سپرد کیا۔

لیکن اِن منافقین کا یہ جرم ناقابلِ معافی تھا۔ اِس لیے اللہ تعالیٰ نے اِن کے بارے میں نبی اکرمؐ کو بذریعہ وحی فرما دیا تھا کہ یہ ایسے ناپاک لوگ ہیں کہ خدا اِن سے اب راضی نہیں ہو گا۔ چنانچہ اِن لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ میں خبر دی۔ جنگِ تبوک میں پیچھے رہ جانے والوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنی سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا، اِن لوگوں کو فاسق قرار دیا، نبی اکرمؐ کو اِن کی نمازِ جنازہ

پڑھنے اور اِن کی قبر پر دعا کرنے سے منع فرما دیا اور یہ پابندی بھی لگا دی کہ آئندہ وہ کسی تحریک میں حصّہ نہ لیں گے اور نہ ہی کسی جنگ میں شامل ہوں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جنگِ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے چار طرح کے لوگ تھے۔ وہ خوش نصیب افراد جو رسول اللہؐ کے ارشاد پر کسی فرض کی ادائیگی کے لیے پیچھے رہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابنِ اُمِّ مکتومؓ اور محمد بن مَسْلَمہؓ وغیرہ۔ دوسری طرح کے وہ لوگ ہیں، جو معذور، بیمار اور کمزور تھے یا بہت ہی نادار اور غریب تھے اور سواری وغیرہ کی استطاعت نہ رکھتے تھے۔ آنحضرتؐ نے اِن کے بارے میں فرمایا کہ وہ ہر جگہ ہمارے ساتھ ساتھ ہی تھے۔ تیسرے منافق، جن کے کردار کی سخت مذمت کی گئی اور قرآنِ کریم میں ہمیشہ ہمیش کے لیے اُن کے لیے ناراضگی اور سخت سزا اَور وعید کا حکم نازل ہوا۔ چوتھے وہ لوگ تھے، جو محض سُستی کی وجہ سے شامل نہ ہوئے تھے اور پیچھے رہ گئے تھے۔ اِن میں تین اصحابؓ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں اور وہ ہیں حضرت کَعْب بن مالکؓ، حضرت مُرارہ بن ربیعؓ اور حضرت ہلال بن اُمَیَّہؓ۔

اِن تین صحابہؓ کے متعلق قرآنِ کریم میں آیت بھی نازل ہوئی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا یعنی وہ تین جو پیچھے چھوڑ دیے گئے، اِن کے واقعے کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے، بخاری کی ایک روایت میں حضرت کَعْب بن مالکؓ نے خود یہ سارا واقعہ بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے سفر کی تیاری شروع کر دی اور آپؐ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی۔ میرا بھی اِرادہ پکّا تھا لیکن سُستی تھی تیاری نہیں ہوتی تھی۔ مَیں لَیت ولَعَلّ میں ہی رہا۔ یہاں تک کہ رسول اللہؐ ایک صبح روانہ ہو گئے اور مَیں نے اپنے سفر کی تیاری میں سے کچھ بھی نہ نمٹایا تھا۔ مَیں نے سوچا کہ آپؐ کے جانے کے ایک دن یا دو دن بعد تیاری کر لوں گا اور پھر اُن سے جا ملوں گا۔ یہی حال رہا، یہاں تک کہ تیزی سے سفر کرتے ہوئے لشکر بہت آگے نکل گیا۔ رسول اللہؐ کے جانے کے بعد جب بھی مَیں لوگوں میں نکلتا اور اُن میں چکر لگاتا تو مجھے یہ بات غمگین کر دیتی کہ مَیں ایسے ہی شخص کو دیکھتا جن پر نفاق کا عیب دھرا جاتا تھا یا کمزوروں میں سے ایسا شخص جس کو اللہ نے معذور ٹھہرایا تھا۔ حضرت کَعْب بن مالکؓ کہتے تھے کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ آپؐ واپس آرہے ہیں، مجھے فکر ہوئی اور مَیں جھوٹی باتیں سوچنے لگا کہ کس بات سے کل آپؐ کی ناراضگی سے بچ جاؤں۔

جب یہ کہا گیا کہ رسول اللہؐ آن پہنچے، میرے دل سے سارے جھوٹے خیالات کافور ہو گئے اور مَیں نے سمجھ لیا کہ مَیں کبھی بھی، آپؐ کے غصّے سے ایسی بات سے بچنے کا نہیں جس میں جھوٹ ہو۔ اِس لیے مَیں نے آپؐ سے سچ سچ بیان کرنے کی ٹھان لی۔

رسول اللہؐ تشریف لے آئے تو پیچھے رہے ہوئے لوگ آپؐ کے پاس آگئے اور آپؐ سے معذرتیں کرنے اور قسمیں کھانے لگے۔ ایسے لوگ اَسّی سے کچھ اُوپر تھے۔ رسول اللہؐ نے اُن سے اُن کے ظاہری عُذر مان لیے اور اُن سے بیعت لی۔ پھر مَیں آپؐ کے پاس آیا، جب مَیں نے آپؐ کو سلام کیا، تو آپؐ ناراض شخص کی طرح مُسکرائے۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا کہ کس بات نے تمہیں پیچھے رکھا ہے، کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ مَیں نے کہا کہ جی ہاں! اللہ کی قسم! مَیں ایسا ہوں کہ اگر آپؐ کے سوا دنیا کے لوگوں میں سے کسی اور کے پاس بیٹھا ہوتا، تو مَیں سمجھتا ہوں کہ مَیں ضرور ہی اِس کی ناراضگی سے عُذر کر کے بچ جاتا۔ مجھے خوش بیانی دی گئی ہے، مگر اللہ کی قسم! مَیں خوب سمجھ چکا ہوں اگر مَیں نے آج آپؐ سے کوئی ایسی جھوٹی بات بیان کی، جس سے آپؐ مجھ پر راضی ہو جائیں تو اللہ عنقریب مجھ پر آپؐ کو ناراض کر دے گا۔ اور اگر آپؐ سے سچی بات بیان کروں گا، جس پر آپؐ مجھ پر ناراض ہوں تو مَیں اِس میں اللہ کے عفو کی اُمید رکھتا ہوں۔

کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! میرے لیے کوئی عُذر نہیں تھا، اللہ کی قسم! مَیں کبھی بھی ایسا تنومند اور آسودہ حال نہیں ہوا، جتنا کہ اُس وقت تھا، جبکہ آپؐ سے پیچھے رہ گیا تھا۔ رسول اللہؐ نے یہ سُن کر فرمایا: اِس نے تو سچ بیان کر دیا ہے، اُٹھو جاؤ، یہاں تک کہ اللہ تمہارے متعلق کوئی فیصلہ کرے۔

میرے علاوہ مُرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن اُمَیَّہ نے بھی وہی کہا جو مَیں نے کہا تھا اور اُن کو بھی وہی جواب ملا جو مجھے دیا گیا۔ حضرت کَعبؓ کہتے ہیں کہ اِسی اثنا غسّان کے بادشاہ کی طرف سے ایک خط مجھے ملا جس میں یہ مضمون تھا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے ساتھی نے تمہارے ساتھ سختی کا معاملہ کر کے تمہیں الگ تھلگ چھوڑ دیا ہے اور تمہیں تو اللہ نے کسی ایسے گھر میں پیدا نہیں کیا تھا کہ جہاں ذلّت ہو اَور تمہیں ضائع کر دیا جائے، تم ہم سے آ کر ملو، ہم تمہاری خاطر مدارت کریں گے۔ جب مَیں نے یہ خط پڑھا تو مَیں نے کہا کہ یہ خط ایک اور آزمائش ہے، مَیں خط

لے کر ایک تندور کی طرف گیا اور اُس میں اِس خط کو پھینک دیا۔ جب پچاس راتوں میں سے چالیس راتیں گزریں، کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ؐ کا پیغام لانے والا میرے پاس آرہا ہے، اُس نے کہا کہ رسول اللہ ؐ تم سے فرماتے ہیں کہ اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ! مَیں نے پوچھا کہ کیا مَیں اُسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اُس نے کہا کہ اِس سے الگ رہو اور اِس کے قریب نہ جاؤ۔ آپؐ نے میرے دونوں ساتھیوں کو بھی ایسا ہی کہلا بھیجا۔

جب پچاسویں رات کی صبح کو فجر کی نماز پڑھ چکا اور مَیں اُس وقت اپنے گھروں کی چھت میں سے ایک چھت پر تھا اور مَیں اِسی حالت میں بیٹھا ہوا تھا، جس کا اللہ نے ذکر کیا ہے، یعنی مجھ پر میری جان تنگ ہو چکی تھی اور مجھ پر زمین بھی باوجود کُشادہ ہونے کے تنگ ہو گئی تھی۔ اِس اثنا میں مَیں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی کہ اے کَعب بن مالک! تمہیں بشارت ہو! مَیں یہ سُن کر سجدے میں گر پڑا اَور سمجھ گیا کہ مصیبت دُور ہو گئی۔ یہ سُن کر سب لوگ ہمیں خوشخبری دینے لگے۔ حضرت کَعب کہتے ہیں کہ جب مَیں مسجد میں پہنچا اور رسول اللہ ؐ کو السلام علیکم کہا تو آپؐ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا کہ تمہیں بشارت ہو! نہایت ہی خوش اچھے دن کی، اُن دنوں میں سے، جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا ہے، تم پر گزرے ہیں۔ مَیں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ؐ! کیا یہ بشارت آپؐ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں! بلکہ اللہ کی طرف سے۔

حضور انور نے فرمایا اس کا باقی حصہ جو حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا ہے اپنے انداز میں وہ انشاء اللہ آئندہ بیان کر دوں گا۔

آخر پر حضورِ انور نے مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب مربی سلسلہ، مکرم شیخ ابو بکر جارج صاحب معلّم سلسلہ لائبیریا اور مکرمہ ثمینہ بھنوں صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر فضل محمود بھنوں صاحب آف لائبیریا کا ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور ان مرحومین کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ
وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔